یہ ہفتہ وار پرچہ ہر جمعہ کے دن دفتر اہل حدیث سے چھپکر شائع ہوتا ہے

اغراض مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت واشاعت کرنا +

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی اور دنیوی خدمات کرنا

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا +

قواعد و ضوابط

(۱) قیمت بہرحال پیشگی آنی چاہئے

(۲) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے

(۳) نامہ نگاروں کے مضامین اور خبریں بشرط پسند درج ہونگی +

اہلحدیث

جلد ۴ — نمبر ۱۵

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ۵ روپے

والیان ریاست سے ۵ روپے

رؤسا و جاگیرداروں سے للعہ

عام خریداروں سے عہ

غیر ممالک سے ۵ شلنگ

" " ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا والوں سے عہ

اجرت اشتہارات

کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت ہو سکتا ہو

ہر قسم خط وکتابت وارسال زر بنام

مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

امرتسر ۲۲ فروری ۱۹۰۷ء مطابق ۸ محرم الحرام ۱۳۲۵ سنہ ہجری المقدس یوم جمعہ

امرتسر کی صفائی

قابل توجہ صاحب پریزیڈنٹ وسکرٹری منسپل کمیٹی

شہر امرتسر پنجاب میں تجارت کی اتنی منڈی ہے کہ اسکی محصول چنگی کی آمدنی پنجاب کی بعض والیی ریاستوں کے برابر بلکہ بڑھکر ہے۔ مگر اسکی صفائی اور سڑکوں کی ناہمواری اسکے لئے سخت شرمناک دھبہ ہے۔ اہلحدیث میں بارہا لکھا گیا۔ دیگر لوکل اخباروں میں بھی شور مچایا گیا۔ مگر افسوس کہ میونسپل کمیٹی کے ذمہ دار عہدہ داروں نے اس پر کوئی توجہ نہیں کی۔ ممبران شہر کی تو شکایت ہی نہیں بلا وجہ انہوں نے تو شاید اپنا فرض منصبی یہ سمجھ رکھا ہے کہ سکرٹری نے کوئی تجویز پیش کی تو مناسب لگے جو خیال میں آئی دیدی۔ اونکو شہر کی آسودگی یا عدم آسودگی سے کیا سروکار ہے سڑکوں کی یہ حالت ہے کہ بارش جسکا نام ابر رحمت ہے۔ باشندگان امرتسر کے لئے سخت زحمت کا موجب ہو جاتی ہے ایک گھنٹہ کی بارش سے کئی کئی دن چلنا پھرنا دشوار ہو جاتا ہے دیکھیں جسکی گردن کی بیماری بھی ادھر گرتا ہے کوئی ادھر کو پھسلتا ہے زور لگا کر کھینچنے سے بجز کیچڑ کی تبدیلی کوئی تماشہ نہیں کرتا۔ اگر کرتا ہے تو کیچڑ زمین سے اونچا ہو کر سڑک جاتا ہے۔ بڑی بڑی منڈیاں جہاں سے ہزاروں روپیہ محصول چنگی کی آمدنی ہے اون بازاروں کی زیادہ بری حالت ہے۔ ہم حیران ہیں کہ میونسپل کمیٹی اگر سڑکیں مضبوط نہیں بنواتی۔ تو ایام بارش میں عملہ صفائی کو اتنا حکم دیدو۔ کہ کیچڑ سڑکوں سے اٹھا دیا کریں۔ وہی کیچڑ جو ایک دفعہ تکلیف دہ ثابت ہو چکا ہے۔ دھوپ میں خشک ہو کر جم جاتا ہے۔ مگر دوبارہ بارش ہونے سے پھر وہی تازہ ہو کر چلنے پھرنے سے مانع ہوتا ہے۔ صفائی کا یہ حال ہے کہ جہاں جہاں داروغہ صفائی کھلے بازاروں میں پھرتے ہیں۔ وہاں وہاں تو کسیقدر ہوتی ہی ہے۔ لیکن گلی کوچوں میں کون پوچھے جہاں شہر کی نصف بلکہ کل آبادی رات کو رہتی ہے۔ ہم نے کئی دفعہ ایک مناسب تجویز لکھی ہے۔ مگر افسوس کہ کمیٹی کے ذمہ دار عہدہ داروں نے اوسپر کوئی توجہ نہ کی۔ آج ہم پھر بغرض صاحب ڈپٹی کمشنر پریزیڈنٹ لکھتے ہیں۔ کہ ایک افسر صفائی خاص اس کام کے لئے رکھا جاوے۔ کہ اہل شہر اپنے محلہ کی ناصفائی کی شکایت بذریعہ پوسٹ کارڈ یا زبانی پیغام کے اس کے پاس پہنچا دیا کریں۔ چند ایک مہتر اور بہشتی اسکے دفتر میں موجود رہیں وہ فوراً موقع پر پہنچکر صفائی کرا دیا کرے۔ اور ماتحت موقع کے ذمہ دار ملازم کی رپورٹ کیا کرے اس سے یہ فائدہ ہوگا۔ کہ اس انتظام کی صفائی تو دیا دہی جائیگی

نیز ذمہ وار ملازمین کو خطرہ رہیگا۔ اب تو یہ حال ہے کہ بر سر بازار گندگی کی بھری گاڑی مہترچھوڑ کر چلے جاتے ہین۔ تو اس کے اُٹھوا لینے کی کوئی صورت نہین کس سے کہین مہترون کا پتہ نہین۔ منشی اور داروغہ کہان۔ سب کے سب غائب غلہ ہین۔ جب انکی مرضی آوے تو اٹھا دین گے تنے مین اہالی محلہ کا ناک مین دم بند ہے۔

امید ہے کہ دیگر لوکل اخبار بھی ہماری اس پیشکردہ تجویز کی تائید صاحب پریزیڈنٹ تک پہنچا کر شہر کا حق ادا کرینگے +

روشنی کا یہ حال ہے کہ سوائے ہال بازار اور اُس کے مضافات کے کہین بھی اتنی روشنی نہین کہ بازار کی دو کانین بند ہونے کی صورت مین آدمی بخیریت چل سکین۔ خیر اسکی تفصیل پھر آئندہ کبھی۔ ہم کے صاحب پریزیڈنٹ اور سکرٹری کو توجہ دلادینگے۔

حمایت حدیث

(دجالی حملہ ہے)

خدا کی شان حدیث نبوی پر مخالفین کے جسقدر حملے ہوتے ہین شاید قسطنطنیہ پر یورپ کے اتنے حملے ہوتے ہون مگر چونکہ حدیث نبوی ایک ایسی مضبوط چٹان پر محفوظ ہے جو قسطنطنیہ کی چٹان سے کہین بڑھکر قوی ہے اسلئے اسپر کوئی صدمہ نہین آیا۔ آج جس مضمون کا ہم جواب دیتے ہین وہ دجالی حملہ ہے۔ یعنے قادیانی اخبار بدر نے حدیث کے ایک مضمون پر کیا ہے۔ بدر کا ایڈیٹر لکھتا ہے :-

"بعض اہل حدیث یہ کہا کرتے ہین کہ جمعہ کے دن عید آجاوے تو پھر ایک ہی خطبہ اور نماز عید کی کافی ہوتی ہے اور جمعہ نہین پڑھنا چاہئے یہ بات بالکل غلط ہے اور قرآن شریف کے مخالف ہے اس جگہ جب کبھی جمعہ کے روز عید کوئی عید آوے تو عید اور جمعہ ہر دو اپنے اپنے وقتون پر ہوا کرتے ہین۔"

(بدر صفحہ ۳ - جنوری ۱۹۱۰ء صفحہ ۳ کالم ۲)

اہل حدیث کی نسبت تم نے محض بہتان لگایا ہے کہ جمعہ نہین پڑھنا چاہئے اہلحدیث یہ نہین کہتے بلکہ یہ کہتے ہین کہ جمعہ فرض نہین پڑھ لے تو جائز ہے۔ ان دونون مضمونون مین اتنا ہی فرق ہے۔ جتنا حقیقی اور سوتیلے باپ مین ہے مگر جو لوگ خواہ مخواہ کسی کو اپنا باپ بنا لیتے ہین۔ ان کی سمجھ مین یہ فرق نہین آسکتا پہلے ہم حدیث کے اصل الفاظ بتلاتے ہین جنکی بنا پر اہلحدیث نے یہ حکم بتلایا ہے :-

عن زید بن ارقم رضی اللہ عنہ قال صلی النبی صلی اللہ علیہ وسلم العید ثم رخص فی الجمعۃ فقال من شاء ان یصلی فلیصل (ابو داؤد - ابن ماجہ وغیرہ)

اس حدیث کا ترجمہ یہ ہے کہ زید بن ارقم صحابی کہتے ہین کہ آنحضرت نے عید کی نماز پڑھی پھر جمعہ کی بابت رخصت دی کہ جو کوئی جمعہ پڑھنا چاہے وہ پڑھ لے +

اس حدیث کی بنا پر اہلحدیث کہتے ہین کہ عید اور جمعہ اگر ایک روز آجائین۔ تو جمعہ کا پڑھنا فرض نہین البتہ نماز ظہر فرض ہے نہین معلوم یہ حکم قرآن کی کونسی آیت کے مخالف ہے۔ کاش کہ ایڈیٹر بدر اس آیت کا نشان بھی دیدیتا۔ تو ہمین بھی جواب دینے مین آسانی ہوتی۔ شاید آپ کی نظر مین سورہ جمعہ کی آیت ہے جس مین ارشاد ہے: اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع۔ یعنی جمعہ کے اندر جب اذان ہو تو تم اللہ کے ذکر کی طرف لپکو۔ اور بیع بیوپار چھوڑدو۔

ایک آیت اور بھی سن لیجئے۔ ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتابا موقوتا یعنی نماز مومنون پر وقت بوقت فرض ہے۔ پس جسطرح اس آیت مین نمازون کو وقت بوقت ادا کرنا فرض ہے۔ مگر پھر بھی آپ لوگ دو نمازون کو جمع کر لیتے ہین اور اس جمع کرنے کو آیت موصوفہ کے برخلاف نہین جانتے۔ اسیطرح نماز جمعہ کا حکم ہے جسکو علماء اصول کی اصطلاح مین عام مخصوص البعض کہتے ہین۔ اس کے برخلاف اگر کہتے تو حنفیہ کہتے۔ جو حقیقی جمع صلوٰتین کے قائل نہین ہین۔ لیکن افسوس ہے۔ کہ مرزائی پارٹی باوجود جمع صلوٰتین کے تسلیم کرنے کے اس حدیث پر اعتراض کرین تو نہایت تعجب ہے۔

البتہ حنفیون کا جواب باقی ہے سو انکا جواب دو حرفہ ہے کہ آیت موصوفہ عام مخصوص البعض ہے کیونکہ چند افراد اسکے بالاجماع مستثنیٰ ہین مثلاً عورتین۔ مسافر۔ غلام۔ بیمار وغیرہ اتنے انواع اور افراد کی تخصیص ہو کر آیت مخصوص البعض ہو چکی ہے۔ کیونکہ اقسام مذکورہ پر جمعہ فرض نہین لہذا اب بحکم حدیث اسکو صورت متنازعہ مین تخصیص کر لینے مین کوئی خلاف نہیں۔

اہل فقہ کا ایک فاضل نامہ نگار

اہلحدیث مورخہ ۔۔۔ مین اہل فقہ کے فاضل نامہ نگار کے دو سوالون کے جواب دئے گئے ایک تو آیت لو کنت اعلم الغیب پر تھا۔ دوسرا حدیث نبوی من کان منتظرا پر ہم نے یہ بھی لکھا تھا کہ آئندہ کو جواب الجواب ہم جب دینگے کہ آپ بھی اس آیت اور حدیث کے کوئی معنے کر کے بتادین۔ چنانچہ نامہ نگار مذکور نے ہمارے جواب کو کافی نہ جانکر اپنی طرف سے معنی کئے ہین۔ جو سبحان اللہ نور علی نور۔ آپ لکھتے ہین :-

پس اب مین اڈیٹر اہلحدیث
کی استدعا کے مطابق آیۃ کریمہ کی تشریح کرتا ہون ۔ لیکن اول وہ معنے جو اڈیٹر مذکور نے کئے ہین ہدیۂ ناظرین کرتا ہون وہ آیۃ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ کے یہ معنی کرتے ہین۔
اگر مین غیب جانتا تو مین بہت سا مال جمع کرتا اور مجھے تنگدستی کا صدمہ نہ اٹہاتا مین اوپر لکھکر ثابت کر چکا ہون کہ مال جمع کرنیکی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ضرورت نہ تہی ورنہ مال خرچ کر کے حضور انور علیہ السلام فاقون کی تکلیف مع اپنے متعلقین رضی اللہ عنہم کے نہ اٹہاتے چونکہ آپ نے مال صرف کر کے تکلیف کی برداشت کی اسلئے آپکو مال پسند نہ تہا۔ بلکہ محتاجی اور مسکینی پسند تھی جسکا پتہ احادیث رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے لگسکتا ہے +

تیسرے یہ بہی سن لیجئے کہ مال ہی دنیا ہے اور دنیا کی مذمت خود رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم یون فرماتے ہین:- عن جابر بن عبد اللہ قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بالسوق داخلا من بعض العالية والناس كنفته فمر بجدي اسك ميت فتناوله فاخذ باذنه ثم قال ايكم يحب ان هذا له بدرهم فقالوا ما نحب انه لنا بشيء وما نصنع به قال اتحبون انه لكم قالوا والله لو كان حيا كان عيبا فيه لانه اسك فكيف وهو ميت فقال فوالله الدنيا اهون على الله من هذا عليكم ترجمہ۔ جابر عبد اللہ کے بیٹے سے روایت ہے ۔ جابر نے کہا بتحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذرے کسی اوپر کی جانب سے بازار مین اور لوگ آپکے ساتھ ایکطرف مین (دوسری روایت دونون طرف ہی) تھے پس جاتے ہوئے ایک مردہ بکری چھوٹے کانون والی کو دیکھا۔ پس اس مردہ بکری کو کان سے پکڑ کر فرمایا۔ اے لوگو۔ تم مین سے کون اسکو بعوض ایک درہم کے خریدنا چاہتا ہے لوگون نے عرض کی کہ ہم اسکو کسی چیز کے عوض نہین خریدتے ہمارے کس کام کی نہین۔ پھر رسالتمآب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اسے مفت بھی لینا چاہتا ہے۔ ان صاحبون نے قسم کہا کر عرض کی کہ ہم اسکو زندگی کی حالت مین بھی بسبب معیوب ہونیکے نہ خریدتے حالانکہ اب یہ بکری مردہ ہے۔ پھر علیہ الصلوۃ والسلام نے واللہ کہکر فرمایا کہ جسطرح تم اس مردہ بکری کو حقیر وذلیل سمجھتے ہو اور اللہ جلشانہ کے نزدیک دنیا اس سے بھی حقیر وذلیل ہے۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قدر دنیا کی نصیحت بیان فرمایا تو اب کوئی عقلمند باور نہین کریگا۔ کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مال دنیا کی محبت تہی (واللہ اعلم)

اب ہم بموجب فرمانے اڈیٹر اہلحدیث کے آیۃ کی تشریح کرتے ہین اور یہ دکھلاتے ہین کہ آیات مین جو لفظ الخیر ہے ۔ اس سے کیا مراد ہے کیا وہی مال جو مولوی ثناء اللہ نے بیان کیا یا کچھ اور۔ مال تو اوپر کے بیان سے ثابت نہین ہوا۔ اب سبکے کچھ اور معنی ضرور ہونگے اب سوچنا چاہئے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کس کام کے لئے مبعوث ہوئے تھے۔ اسکا جواب صاف ہے کہ ہدایت خلق اللہ کے لئے۔ اور آپکا وجود باجود (صلی اللہ علیہ وسلم) عین رحمت تہا۔ جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے ۔ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ جب آپکی یہ تعریف کلام الہی سے ثابت ہے۔ تو آپ ضرور منبع رحمت الہی ہوئے ۔ کیون نہین حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ اسپر شاہد ہے۔ دیکھئے! اللہ جل وعلا نے فخر موجودات کو اسم صفاتی مین شرکت عطا فرمائی۔ تو اب حضرت علیہ السلام کو رحمت الہی کا بانٹنا لازمی ہوگیا اور اسپر آپکو (علیہ السلام) ارشاد باری بہی آگیا کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا كَآفَّةً لِّلنَّاسِ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا اور یہ بہی ذات اقدس کو معلوم ہوگیا کہ اِنَّ الدِّيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ اور یہ بہی کہ اَفَغَيْرَ دِيْنِ اللّٰهِ يَبْغُوْنَ اور وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ ۔ پس جناب سرور کائنات فخر موجودات علیہ الصلوۃ والتسلیمات کو معلوم ہوگیا۔ کہ اللہ جلشانہ کیطرف سے آپ تمام لوگون کی جانب بلا واسطہ تشریف لائے ہین۔ اور یہ بہی آپکو معلوم ہوگیا کہ غیر طالب اسلام کے لئے زجر بہی ہے اور اللہ جلشانہ کو اسلام کے سوا کوئی دین منظور ہی نہین۔ تو آپکی رحمت اسطرف منبذول ہوئی۔ کہ سب جہان کے رہنے والے اسلام مین داخل ہوجائین۔ اسلئے کہ اللہ جلشانہ کو دین اسلام ہی پسندیدہ ہے۔ پس جو کام اللہ جلشانہ کو پسندیدہ ہے۔ وہ سب کامون سے بہتر ہے۔ جب وہی کام ہوتا جو اللہ عز وجل کو پسند ہو تو اس سے بڑھکر اور کوئی کام خیر نہین ہوسکتا +

پس اب سنئے! لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ اگر مین کل وہ غیب جانتا جو اللہ جلشانہ کا خاصہ ہے تو لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ البتہ مین اس خیر کثیر کو حاصل کرتا۔ یعنی کل انسان اسلام مین داخل ہوجاتے اور وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ اور مجھکو وہ برائی نہ پہونچتی جو لوگ اسلام نہین لائے وہی سبب تکلیف ہوئی فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا اسپر شاہد ہے۔ دیکھئے لوگون کے ایمان نہ لانے کے سبب آپ اسقدر

ahmadimuslim.de

علیہ السلام کو استقدر تسکین ہوتی کہ ذات باری سے ارشاد ہوا - اے محبوب! جو لوگ قرآن پر ایمان نہیں لاتے - شاید آپ اس افسوس مین اپنی جان کو ہلاک کر دیتے ہیں - میری مہربانی! دیکھو سوٹ کے متعلق جو پہلو درگاہ عالمین نے بیان فرما دئے وہ درست ہیں یا جو زید عمرو بکر بیان کرین - واللہ اعلم اتم -

غور کیجئے مہربان تفسیر القرآن بالقرآن اسلام ہے یا جو آپ یا قرآن کے معنے گھڑا کرتے ہین والسلام علی من اتبع الہدیٰ +

(ہو الحکیم - رد نا عبدہ غلام رسول المعروف ڈاکٹر و حکیم) +

جواب ! واہ ڈاکٹر صاحب! انسانون کے اعضا دیکھتے دیکھتے علم تشریح میں کچھ خوب کمال پیدا ہوا ہے - سبحان اللہ کیا ہی تفسیر کی ہے واللہ ایسی تفسیرین دیکھکر بہت سی ہوتا ہے - مگر معرفۃ بالمعنی فرقہ باطل و مذہب نہیں ہوا میرے دوست آپ نے اس مین کسی طرح سے غلطی کی ہے - آپ نے تو بقول فقہا حنفیہ اس مشرکانہ عقیدہ کی تائید کی ہے - جو آجکل کے بدعتی بلکہ مشرک اوقات و مقامات والے لوگ کیا کرتے ہین - کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو علم الغیب تھا - جب انکو سنایا جاتا ہے کہ خدا تو فرماتا ہے - لو کنت اعلم الغیب یعنی اے نبی قرآن سے کہدو - اگر مین غیب جانتا - تو سب بھلائی جمع کر لیتا - اس سے آنحضرت سے علم غیب کی نفی ثابت ہوتی ہے تو وہ کہتے ہین کہ اس آیت مین اس غیب کی نفی ہے - جو خاصہ خدائی ہے کبھی کہتے ہین - کہ مستقل علم غیب کی نفی ہے - حالانکہ اسکی دلیل ہے نہ کوئی قرینہ - اعلم صیغہ **فعل** کا ہے اور فعل محض حدث پر دلالت کرتا ہے اور نفی کی صورت مین عدم حدث پر - پس معنے یہ ہوئے کہ مجھ مین علم غیب پیدا ہی نہیں ہوا - البتہ اگر کوئی فعل ذات باری کیطرف نسبت ہو - تو اسکے معنے مین حدوث نہین ہوتا کیونکہ ذات باری محل حوادث نہین +

حیرانی ہی نہیں بلکہ افسوس ہے کہ ہمارے بھائیون کو کیا ہو گیا - قرآن و حدیث سے تو یہ لوگ اس خیال سے الگ تھے کہ فقہ کو انہو لئے کافی دستور العمل جانتے تھے (بہت خوب) مگر اب معلوم ہوا کہ فقہ بھی نہیں بلکہ ان کے اپس کوئی اور دستور ہوا ہی ہے - جسکو انہو نے کافی و وافی سمجھتے ہین - فقہ کی معتبر کتابون مین لکھا ہے کہ جو کوئی آدمی اپنے کسی معاملہ پر خدا اور رسول کو گواہ کرے وہ کافر ہے اوسکی وجہ فقہا نے خود لکھی ہے - کہ چونکہ اس نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نسبت اعتقاد کیا کہ وہ غیب جانتے تھے - اسلئے کافر ہو گیا بشرح فقہ اکبر اور فتاوی قاضیخان وغیرہ کی عبارات اہلحدیث مین کئی ایک دفعہ نقل ہو چکی ہین - اسپر بھی یہ لوگ کچھ نہ کچھ کہے جاتے ہین - گو ہم

اہل فقہ کے ایک نامہ نگار کا جواب ہی ضروری ہے اسکو متعلق نقل کرتے ہین - جو ناظرین سنکر انکی حرکت مذہبی پر حیران ہو نگے آپ لکھتے ہین ؛-

"قاضیخان کی جو عبارت آپ نے لکھی وہ اس مین ہے اور ضرور اسیطرح ہے رجل تزوج امراۃ بغیر شہود فقال خدا و پیغمبر را گواہ کردیم قالوا یکون کفرا لانہ اعتقد ان النبی یعلم الغیب وہو ما کان یعلم الغیب حین کان فی الحیاۃ فکیف بعد الموت +

سنئیے! اس عبارت کے متعلق بعض علما فرماتے ہین کہ وجہ لزوم کفر شرکت و مساوات نبی بحق سبحانہ بنظر ظاہر الفاظ روجین ہے جس سے وہم ہوتا ہے - کہ جیسے خدا عالم ویسے ہی رسول - اور یہ مزید کفر بعض علما فرماتے ہین کہ چونکہ ابتدا فتوی لفظ قالوا سے ہے - لہٰذا یہ قول صاحب فتاوی قاضیخان کے نزدیک ضعیف ہے کہ فقہا قول ضعیف کو دوسرون پر محمول کر دیتے ہین اور اسکی نسبت اپنی طرف ناپسند کرتے ہین اور قالوا لکھتے ہین یعنی بعض لوگ یون کہتے ہیں" (ملخصاً)

جواب ! کیا ہی منطق سے کام لیا ہے - خود مصنف تو اسکی وجہ صاف لکھتے ہین - کہ لانہ اعتقد ان النبی یعلم الغیب یعنی یہ شخص اسوجہ سے کافر ہوا کہ اس نے اعتقاد کیا پیغمبر خدا غیب جانتے ہین حالانکہ آپ زندگی میں غیب جانتے تھے تو بعد انتقال کیسے جانتے ہونگے - یہ تو وجہ مصنف نے خود بتلائی ہے اسکو پس پشت ڈالکر نامہ نگار صاحب نے رسالہ سیف الدین پڑھ دو سے دوسری وجہ بتائی ہے کہ اس سے وہم ہوتا ہے - جیسے خدا عالم ہے ویسے ہی رسول - چہ خوش ؎

من چہ سرایم و طنبورہ من چہ سراید

حنفی بھائیو! الیس فیکم رجل رشید - کیا کوئی بھی تم مین اتنی عربی سمجھنے کے قابل نہیں کہ قاضیخان کی ایک سطر سمجھ سکے افسوس -

دوسری وجہ اس سے بھی عجیب ہے - کہ قالوا کا لفظ ضعیف پر لاتے ہین واہ صاحب! کیون نہ ہو - کہان لکھا ہے **ابیطِ البحرین** - پہر کس دیانتداری اور شرم و حیا سے قالوا کا ترجمہ کرتے ہین کہ بعض لوگ یون کہتے ہین میزان منشعب پڑھنے والے بھی جانتے ہین کہ قالوا جمع کا صیغہ ہے - مگر آپ کی اصطلاح مین اوسکا ترجمہ بعض کا ہے سبحان اللہ جل جلالہ لیجئے - حضرت! اگر قالوا سے خطرہ ہو - تو ہم انکو بہی چھوڑ دیتے ہین - سنئیے! ذکر الحنفیۃ تصریحا بالتکفیر باعتقاد ان النبی علیہ السلام یعلم الغیب +

فقہ کمپنی کے ممبرو! بتاؤ یہ کہاں کی عبارت ہے - یہ شرح فقہ اکبر کی فقہ کد

اسکا ترجمہ سنو! کہ سب علماء حنفیہ نے صاف لکھا ہے کہ جو کوئی پیغمبر خدا کی نسبت یہ اعتقاد رکھے کہ آپ غیب جانتے ہیں۔ وہ کافر ہے۔ بتلائیو اسمیں بعض ہے یا کل؟

اللہ اکبر! اہلحدیث کے مقابلہ پر بیچارہ پیوکو کیسی کیسی دقتیں پیش آرہی ہیں ؎

جس نقش پا کے سجدہ نے ہاتک کیا ذلیل
میں کوچہ رقیب میں بھی سر کے بل چلا

خیر اس ضمنی بحث سے گذر کر ہم اپنے فاضل نامہ نگار کے اصل مضمون کیطرف متوجہ ہوتے ہیں :-

آپ نے جو آیت لو کنت اعلم الغیب کی یہ تفسیر کی ہے کہ اگر میں یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خدا کی طرح غیب جانتا تو سب لوگ مسلمان ہوجاتے۔ جناب من منطق کی کتابوں میں شرطیہ کے اجزاء مقدم اور تالی میں لزوم کا ہونا ضروری لکھا ہے بتلائیے! آپکی اس نئی منطق کے مطابق بھی لزوم ضروری ہے یا نہیں اگر ہے تو شرطیہ مذکورہ کے دونوں جزوں (لو کنت اعلم الغیب اور لاسلم کل انسان) میں کیا لزوم ہے۔ خود خدا تعالیٰ کو سب چیزوں کا علم ہے۔ تو کیا اسکے علم سے سب لوگ مسلمان ہوگئے ہیں؟ کیا کسی کے حال سے علم حاصل ہونے سے اوسکو ایمان پر مجبور کیا جاسکتا ہے یا اوسکا ایمان پر آجانا لازم ہے اگر لازم ہے تو کسطرح۔ اگر لازم نہیں تو شرطیہ لزومیہ نہ رہا۔ حالانکہ استدلال کا موقع لزومیہ کو مقتضی ہے۔ کہیئے آپکی منطق کیا کہتی ہے؟

میرے دوست! گھر میں بیٹھکر ہم سے دیگر نیست کہنا آسان ہے ؎

نازہو گل کو نزاکت پہ چمن میں اے ذوق
اس نے دیکھے ہی نہیں ناز و نزاکت والے

اڈیٹر اہل فقہ کو مبارک

اہل فقہ کے قابل فخر اور مایہ ناز نامہ نگار مولوی محمد کریم عظیم آبادی کے مضامین متعلقہ جرح بخاری شیعوں میں ایسی پسندیدگی نگاہ سے دیکھے گئے ہیں۔ کہ شیعوں کے نامی رسالہ اصلاح کھجوہ بابت ذی الحجہ میں منقول ہوئے ہیں۔ جسپر اڈیٹر اصلاح نے بہت کچھ اظہار مسرت بھی کیا ہے۔ لہٰذا یہ قبولیت اڈیٹر اہل فقہ اینڈ کمپنی کو مبارک ہو۔ بئس للظالمین بدلا +

* المنفیہ میں لام استغراق کا ہے۔ (اڈیٹر)

اہلحدیث کانفرنس

کے انعقاد کی خوشخبری کو سب سن چکے رجسٹر وغیرہ سب مرتب ہوگئے ہیں۔ استقبالیہ ارکان بھی منتخب ہوگئے۔ قواعد بھی چھپ چکے ہیں۔ جس صاحب کو قواعد مطلوب ہوں طلب فرمادیں۔ اگر وہ اخبار اہلحدیث کے خریدار ہیں۔ تو اپنا نمبر خریداری بھی لکھ دیں۔ تاکہ الگ بھیجنے میں محصول ڈاک خرچ نہ ہو۔ بڑا ضروری کام تو یہ ہے۔ کہ ممبروں کی تعداد کو بڑھادیں +

آریہ عقائد کی تردید پانڈی قلم سے

سوامی دیانند جی کتاب ستیارتھ

صفحہ ۱۰۱ و ۲۰۱ پر لکھتے ہیں۔ کہ خدا اپنے قوانین مقررہ کے برخلاف کچھ نہیں کرسکتا اور نہ کسی کی صفات طبعی کو بدل سکتا ہے۔ اسی بناء پر سوامی جی نے انبیاء پاک کے معجزات کی نہایت بے باکی سے تردید کی ہے۔ اور قدامت ارواح و مادہ کو متعلق بھی اسی گورکھ دھندے کو پیش کردیا کرتے ہیں کہ اگر روح و مادہ قدیم نہیں تو بتاؤ کب اور کس طرح پیدا کیا گیا دیکھو ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۱۰۔ ان کی تقلید پر آپ کے چیلے لیکھرام مقتول اور اوسکے بعد لالہ سالگ رام الہ آبادی مصنف رسالہ اثبات تناسخ وغیرہ نے بھی غیر مذاہب پر قسم قسم کے ناجائز حملے کئے ہیں۔

سوامی جی کا عمل ہے۔ کہ غیر مذاہب کی تردید میں ایسے ایسے اصول وضع کرلیا کرتے ہیں۔ جو کہ بالکل ہی غلط بلکہ اغلط ہوتے ہیں۔ اس جگہ اگر جناب سے پہلے بھی اصول مختصرہ سے کام چلایا۔ مگر افسوس کہ سوامی جی اگر بالکل بہرہ ہوکر یہ اصول مقرر کرتے۔ تو شاید آپ کے لئے زیادہ اچھا ہوتا۔ لیکن اب تو آپ بھی وید کے منتر ہونے کا دم بھرتے ہیں۔ ویدوں کو الہامی ثابت کرنے کے واسطے سرگرداں ہیں۔ خیر ہمیں کیا تعلق ہر ایک آدمی کسی نہ کسی مذہب کا پابند کسی کتاب کا پیرو ہوکر اسکو الہامی خیال کرتا ہے۔ لیکن لطف ہے تو یہ کہ جن مصنوعی اصول کی رو سے غیر مذاہب کو غلط کردیا تھا۔ ویدوں کے الہامی ثابت کرنے کے وقت ان اصولوں کو بالکل نظر انداز کردیا۔

آپ کا اصول ہے کہ خدا کسی انسان کی صفات طبعی کو بدل نہیں سکتا۔ اس لحاظ سے کوئی خاص انسان اپنی طبعی صفات کی قید سے چھٹکارا پاکر مختار نہیں ہوسکتا۔ اور ایک مقررہ قاعدہ ہو کہ ہر ایک انسان خواہ امیر ہو یا غریب تاوقتیکہ کچھ حصہ

ahmadimuslim.de

اپنی عمر کا تعلیم میں صرف نہ کرے عالم نہیں کہلا سکتا۔ سوامی دیانند نے بھی زیادہ سے زیادہ پچاس سال اور کم سے کم پچیس سال وید کے پڑھنے میں صرف کرنے تجویز فرمائے۔ کیونکہ آپ کے خیال شریف میں اس سے کم مدت کوئی آدمی وید کو کما حقہ نہیں جان سکتا +

جب ہم نے اس اصول کا پتہ میں لیکر خود سوامی جی کی سوانحعمری کو ملاحظہ کیا۔ تو معلوم ہوا کہ آنجناب نے کل چار سال ورجانند جی سے سنسکرت پڑھی لیکن اپنے شاگردوں کو پورے عالم سنسکرت ہونے کا یقین دلا گئے لیکن اب سوال یہ ہے کہ جب اوسطاً ۵۰ سال یا ۲۵ سال سے کم میں سنسکرت نہیں پڑھ سکتا۔ تو سوامی جی نے کل چار سال میں کس طرح تمام سنسکرت پڑھ لی +

سوامی دیانند نے تو پھر ۴ سال ہی پڑھا۔ لیکن آریہ مسافر ماہ جنوری ۱۹۰۱ء صفحہ ۲۶ و ۲۷ میں لکھا ہے۔ کہ ہم آریہ لوگوں کا یہ عقیدہ ہو۔ اور ہم مانتے ہیں۔ کہ اگنی۔ وایو۔ آدیتہ۔ انگرہ۔ یہ لوگ ابتدائے سرشٹی کے موقعہ پر بغیر ماں باپ کے پیدا ہوئے۔ اور ایک منٹ بھی گمراہ نہ ہوئے۔ بلکہ پیدا ہوتے ہی انہوں نے جہاں مادی آنکھوں کے لئے سورج کی روشنی پائی۔ وہاں روحانی آنکھوں کے لئے الشیور علم کی تحریک دل میں حاصل کی۔ یعنی وید کے عالم ہوئے اور رگویدی بھاشیہ بھومکا صفحہ ۱ میں سوامی دیانند جی بھی اسیطرح تحریر کرتے ہیں:۔

آب سوال یہ ہے کہ خدا کا وہ قانون جو عیسائی مسلمانوں کے واسطے والنٹیئر کونسل میں پاس ہوا۔ کہ خدا کسی کی صفات طبعی نہ پلٹے۔ کہہ گیا۔ کوئی گدھا تو نہیں چر گیا؟

سوامی جی اگر آپ کسی جون میں ہمیں درشن دیں۔ تو ضرور ہم آپ سے اس معمہ کو حل کرا دیں کہ کسطرح ان لوگوں یعنی ملہمان وید کی صفات طبعی پلٹ گئی۔ کیوں نہ انہوں نے ۵۰ سال برہمچریہ کر کے وید کو حاصل کیا وہ بغیر اتنی سختی کے عام لوگوں کے لئے کیوں جائز رکھی گئی +

آریہ سماجیو! دیکھتے ہو۔ سوامی جی کس مصیبت میں مبتلا ہیں کیا کوئی ہو جو سوامی جی کو اس بلائے ناگہانی سے چھڑا دے +

ستیارتھ پرکاش جو نہ شرائط الہام پانچویں شرط یہ ہے کہ الہام قانون قدرت کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اور یہ کہ الہام میں کسیقسم کی رعایت نہ ہونی چاہیئے بتاؤ کس قانون سے خدا نے انکو ایک دم تمام کا تمام وید ایک ہی جھٹکے میں الہام کر دیا جس طرح آلو ایک ہی جھٹکے میں سارا جھونا اندر اتار جاتا ہے۔ اسی طرح وید بھی ملہمان نے پہلے جھٹکے میں اتار لئے اور یہ بھی بتاؤ۔ کہ انکی اتنی رعایت کیوں کی گئی۔ یاد رہے۔ میں وید منتروں کے الہام ہونے کے متعلق کہ کیوں انہی اشخاص پر الہام ہوا۔ سوال نہیں کرتا۔ بلکہ سوال یہ ہے کہ کیوں اتنی جلدی ایک ثانیہ یا اس سے بھی کم مدت میں وید اتر پڑے اور عام کو ۵۰ سال کا زمانہ کی ضرورت ہوئے۔ سماجیو آپ ہی اس معمہ کو حل کریں ورنہ یاد رکھیں سوامی جی اس کے لائق ہیں ؎

میں زبان سے تمکو سچا کہو لاکھ بار کہو
اسے کیا کروں کہ دل کو نہیں اعتبار ہوتا

راقم رحمت مسیح از شاہ کوٹ (انور افشان)

غریب فنڈ میرے میاں نورالدین صاحب نے ٹیلر ماسٹر از مقام ٹائٹ ہبو (برہما) مبلغ پانچ روپیہ مرحمت فرمائے ہیں۔ مولوی عبدالحمید صاحب بان سوہدرہ ضلع گوجرانوالہ ہم سابقہ کل مبلغ سے دو اخبار بنام حافظ اللہ مہر مقام جبیر ضلع بلند شہر اور بنام عبدالباقی طالبعلم مدرسہ اسلامیہ مقام ملاتا نیار ضلع حیدرآباد سندھ جاری کئے گئے + باقی عصہ + علم الدین محاسب غریب فنڈ +

درخواست میں اہلحدیث کا دل سے شائق ہوں۔ مگر نادار ہوں۔ اسلئے خرید نہیں کر سکتا + حافظ محمد الدین از کلانور ضلع گورداسپور۔

درخواست میں ایک کم استطاعت طالبعلم ہوں۔ اتنی طاقت نہیں کہ اخبار قیمت سے خرید کر سکوں + غلام غوث ولد عطا محمد مرحوم از ڈنگہ ضلع گجرات (پنجاب)

درخواست تفسیر مجھے تفسیر ثنائی کا عرصہ سے شوق ہے مگر خاکسار استطاعت نہیں رکھتا۔ لہذا درخواست ہے۔ کہ کوئی صاحب ایک یا چند صاحب ملکر میری تمنا پوری کریں۔ خاکسار (مولوی) عبدالکریم امام مسجد حافظ احمد جی مرحوم از مقام شادی وال۔ ضلع گجرات (پنجاب)

درخواست نکاح میں ایک غریب اور نابینا آدمی ہوں کوئی غریب عورت ہو جو صرف نان نفقہ پر گذارہ کر سکے تو میں نکاح کر سکتا ہوں جو صاحب اس کام میں کوشش کرینگے۔ انکو خدا جزائے خیر دیگا۔ حافظ جان محمد

اشتہار تعزیہ ختم ہو گئے ہیں جن اصحاب کی درخواستیں دیر کے بعد موصول ہوئی ہیں وہ معذور سمجھیں۔ منیجر

ضروری اط...
تحفہ آریہ سماج یا آ...
کی قیمت ۶ ہے نہ...
کم حیثیت والوں...
بہت کم فائدہ اٹھایا...
یہ مضمون کا علیحدہ علیحدہ
بنا دیا گیا ہے۔ ہر ایک
اور پر چسپ ذیل
ہے دستلہ ٹیگ ...
لال بجھکڑ ی اور ترد...
وغیرہ قابل دید ہیں۔
المشتہر
عبدالعزیز المعروف
ورما مدرسہ لعا...
للاہور

ahmadiyyamuslim.de

علماء احناف سے چند سوال

بیان سے اتباع حدیثین نقل کیجاتی ہین جو رسول

کی پیروی فرض کرتی ہین :-

(۱) عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلعم لا یومن احدکم حتی یکون ھواہ تبعاً لما جئت بہ رواہ فی شرح السنۃ وقال النووی فی اربعینہ ھذا حدیث صحیح

یعنی عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے نہین کوئی مومن ہوتا ایک تمہارا جبتک تابع نہ ہو جاوے خواہش اوسکی اُس چیز کے کہ آئے ہم ساتھ اسکے یعنی قرآن +

(۲) من ضیع سنتی لم ینل شفاعتی یعنے جس نے ضائع کی سنت میری وہ نہ پہنچیگا شفاعت کو میری +

(۳) فمن رغب عن سنتی لیس منی یعنی جو بیزار کرے میری سنت سے وہ مجھ سے نہین ہے +

(۴) عن عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلعم من احدث فی امرنا ھذا ما لیس منہ فھو رد متفق علیہ یعنی روایت ہے عائشہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ جس نے نئی بات نکالی - بیچ دین ہمارے کے وہ چیز کہ نہین ہے اُس سے پس وہ مردود ہے

(۵) فاذا نھیتکم عن شیء فاجتنبوہ واذا امرتکم بامر فاتوا منہ ما استطعتم یعنے جس چیز سے مین منع کرون اوسکو چھوڑ دو - اور جسکا مین حکم دون اوسکی تعمیل کرو - جہانتک ممکن ہو - یہ حدیث بخاری مطبوعہ مصر جلد ۹ صفحہ ۵ ، مین ہے

اب بیان سے اقوال آئمہ اربعہ نقل کئے جاتے ہین +

(۱) قال ابو حنیفۃ اترکوا قولی بخبر الرسول وخبر الصحابۃ - وقال انا بشر اخطی واصیب فانظروا فی رائی فما وافق الکتاب والسنۃ فخذوہ وما لم یوافق فاترکوہ - یعنی امام ابو حنیفہ صاحب نے فرمایا کہ ہمارے قول کو حدیث کے اور صحابہ کے قول فعل ہوتے چھوڑ دینا اور فرمایا - ہم تو آدمی ہین ہمارا قول کو قرآن و حدیث کے مطابق دیکھ لیا کرو - اگر موافق پاؤ عمل کرو - ورنہ بالائے طاق رکھو - جیسا کہ بحر الرائق - نہر الفائق - رد المحتار - طحطاوی - نہایۃ النہایہ - نہایۃ البیان - تفہیمات الٰہیہ - تفسیر مظہری - تفسیر عزیزی - روضۃ العلماء - بستان الاحبار - شرح سفر السعادت - مشارق الانوار القدسیہ - اعمل - یاقوت - کشف الغمہ - سہم الفوارض - ناظورۃ الحق - اعلام الموقعین - رسالہ عمل بالحدیث -

حجۃ اللہ البالغہ - عقد الجید - تحصیل التعرف - تزئین العبارت - سوالات عشرہ - قول مفید - فوائد جدید - عقد الفرید - تحفۃ الادب - تحفۃ الانام - تحفۃ الاخوان - تحفۃ المتقین - تنویر العینین - مین ان کے سوا صدہا کتابین شاہد ہین - یہ مشتے نمونہ از خروارے پیش ہے +

۲- یقول علیکم باتباع السنۃ فمن خرج عنھا فقد ضل یعنی تمکو حدیث پر چلنا لازم ہے - جو شخص حدیث پر نہ چلیگا - وہ گمراہ ہوگا - یہ قول امام ابو حنیفہ صاحب کا فتوحات مکیہ مین ہے +

۳- قال ابو حنیفۃ حرام علی من لم یعرف دلیلی ان یفتی بکلامی وکان یقول اذا افتی قال ھذا رای ابی حنیفۃ وھو احسن ما قدرنا علیہ فمن جاء باحسن منہ فھو اولی - یعنی امام ابو حنیفہ صاحب نے کہا کہ حرام ہے اوس پر جو نہ پہچانے دلیل میری جو وہ فتوے دیوے ساتھ کلام میری کے اور کہتے جب فتوی دیتے یہ رای ابو حنیفہ کی ہے - اور وہ بہتر ہے جو قدرت پائی ہم نے اوسپر اور جو لاوے بہتر اُس سے پس وہ بہتر ہے - یہ عبارت میزان الشعرانی کی ہے

۴- عن الشافعی رح قال لیس فی قول احد وان کانوا عددا امع النبی حجۃ یعنی شافعی رح نے کہا کہ کسیکا قول ساتھ حدیث شریف کے دلیل نہین ہوتا خواہ کتنے ہی قول ہون +

یہ عبارت میزان الشعرانی کی ہے -

۵- میزان الشعرانی مطبوعہ میمنہ مصر صفحہ ۳۳ مین لکھا ہوا ہے کہ کوئی حدیث صحیح یا ضعیف سے نہین ثابت ہے کہ رسول اللہ نے تقلید کی اجازت دی ہو اور نہ کسی امام نے اجازت دی - بلکہ اس سے روکتے ہے +

۶- ومن المعلوم ان اللہ سبحانہ وتعالی ما کلف احدا ان یکون حنفیا او حنبلیا او مالکیا او شافعیا بل کلفھم ان یعملوا بالسنۃ ان کانوا علماء او یقلدوا ان کانوا جھلاء - یعنی یہ بات معلوم ہے کہ اللہ تعالی نے کسی کو حنفی یا حنبلی یا مالکی یا شافعی ہونیکا مکلف نہین کیا بلکہ حدیث پر عمل کرنیکا مکلف کیا ہے - اگر عالم ہو - ورنہ عالمون سے پوچھ کے عمل کرو - یہ عبارت شرح عین العلم کی ہے

۷- قال مالک رح ما من احد الا وھو ماخوذ من کلامہ ومردود علیہ الا صاحب ھذہ الروضۃ یعنی امام مالک رح نے کہا نہین ہے کوئی مگر پکڑا جاتا ہے کلام اپنے سے اور رد کیا جاتا ہے - اوسپر مگر قول اس روضہ والا کا یعنی آنحضرت صلعم یہ عبارت میزان الشعرانی ہے +

اطلاع
یہ سالاج کی پول
کے باعث
ن اس سے
ہے - اس لئے
دہ ٹریکٹ
ار ۲ ر
پتہ سے مل سکتا
بد ٹریکٹوں پر
یہ قدامت اد

یہ جگہ میاں شا
ہم القرات

عش احمدؒ نے کہا کہ نہ تقلید کرو میری اور نہ مالک کی۔ اور نہ اوزاعی کی۔ اور نہ کسی اور کی۔ یہ قول ظفر المبین وانواع محمدین ہے۔

اللّٰهم اهدهم الی صراط مستقیم وجنّبهم الی اتباع نہج الکذب۔ اختتام کلام اور خلاصہ مرام یہ کہ رد تقلید میں بہت اختصار کیا گیا۔ اگر سارے دلائل قلمبند کرتا۔ تو کتاب طویل ہوتی۔ لہٰذا تھوڑی باتوں پر اکتفا کیا گیا۔ اہل تحقیق صاحب انصاف کے واسطے اسیقدر بس ہے۔ اور اہل جمود واعتساف ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سے کیا فائدہ جو انصاف کریں تو یہی بہر ہے۔ بقول مسلم ؎

کہا تک سلیم ... اپنا کیا ہوگا ✦ سمیدانی کو اتنا ہی سنانا کام آویگا
اگر ... کو ... وہ ... ہوگا ✦ سمجھی کو بلکہ وہ اتنا ہی لا مذہب بتا دیگا

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ ✦ راقم محمد زکریا حکیم آبادی ✦

آریہ سماج حیدرآباد دکن

کا سالانہ جلسہ جنوری کے اخیر میں تھا جو غیر معمولی کامیابی کے ساتھ ختم ہوا مفصل کیفیت تو ہمارے حیدرآبادی نامہ نگار لکھینگے مسٹر رام پال نے جو حالات اخبار پرچارک جالندھر میں لکھے ہیں سردست انہیں کو اختصار کے ساتھ درج کرتے ہیں۔ مسٹر پال لکھتے ہیں:-

"۲۹ کی صبح کو ۱۱ بجے پنڈت سوامی تلسی رام جی کی طرف سے مجسٹریٹ کے پاس اس بات کی درخواست دیگئی کہ جلسہ کی باقی ماندہ کاروائی کی اجازت دیجاوے مجسٹریٹ نے جواب دیا کہ چونکہ جلسوں میں حضرت محمد صاحب کو گالیاں دیگئی ہیں اسلئے اجازت نہیں ملتی۔"

"جب ان کو لائیں سوامی نتیانند برہمچاری جی کو۔ انکو توال کے سپرد کر دیا گیا تو اس نے ان کے ساتھ بہت ہی ناجائز سلوک کرنا شروع کر دیا۔ برہمچاری جی نے یہ دیکھکر ایک پارسی جنٹلمین کو جو کہ وہاں موجود تھا کہا کہ آپ مسٹر لالہ باری کو اس بدسلوکی کی خبر بذریعہ تار بھیجدیجئے۔ پارسی جنٹلمین نے کوتوال کو کہا کہ یہ سوامی کوئی معمولی آدمی نہیں ہیں تم انکو ساتھ شریفانہ برتاؤ کرو۔ پھر کوتوال نے نرمی سے سلوک کرنا شروع کر دیا مگر اس نے کسی سماجی کو سوامی جی کے پاس جانے کی اجازت نہیں دی یہانتک کہ جو سماجی سوامی جی کو کپڑے وغیرہ دیگئے تھے وہ بھی ... ۳۰ کی شام کے ۵ بجے کوتوال سوامی جی کو پولیس کے پہرہ میں اسٹیشن پر لایا۔ اور انکو بمبئی کی طرف روانہ کر دیا۔"

اس مضمون میں پال جی نے ریاست حیدرآباد اور اسلام کو جو صلواتیں سنائی ہیں اسکا ذکر تو قابل افسوس نہیں البتہ قابل افسوس یہ امر ہے کہ آریہ لوگ لیڈر اور واعظ اپنی حالت کو درست نہیں کرتے اور یہ چاہتے ہیں کہ تمام دنیا کو ہم زبان سے سنا دیں مگر سامنے سے کوئی نہ بولے۔ حیدرآباد پر تو اسلامی ریاست ہونیکا الزام ہوگا ... رہے کہ تمام ملک میں تمہارے بیدبان سوامی کا بولنا ...

قصیدہ رائیہ بجواب قصیدہ مرزائیہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

وهذا لیقیم الخلق عن نهجها العوج ... وهذا یزکیهم وهذا یطهر
وهذا یدیم النظر فی طلب العلی ... وهذاك یغوین وهذا یشذطر
وهذا العلیل المجسم بین ادمویه ... فلا تحجرن للموت فهو مقدر
وهذا الزکی الطاهر الاصل قد مضی ... علی ما نرضی الخلق وهو مرقر
علی ان احوال الوری لا یعدها ... خبیر الناس بالحساب موفر
ولا یعلم الاحوال الا ملیکنا ... خبیر لیقطمیر وما هو اصغر
علیم بادواء الوری ودواءهم ... فمن شاء فلیؤمن ومن شاء یکفر
فمکة اهلها وسکانها بها ... لادری بما فیها شفاءً وأجدر
الدرتی جعفر الکرام وقاتی ... خبیث رشیداً بالمغیبات یخبر
واخبر حیناً ان یوم وفاته ... قریب بلاریب وذا سوف یقبر
فاخبرتهم هذا وذا قصیرهم ... وقام من اعلی جر خاف ویجذر
علاه بسیف ثم قال یا أفق ... کما الترياق وهو خزیان ینظر
فقال لعمری صدق لسیدی ... فاحماه ذاك الحزن ذال غلالتنفر
فتر امیر المؤمنین بفعله ... وزال هموم قد اتت تتکرر
دری ان مرضاها جو اسکین عجیی ... باخبار امر دائما عنه یعذر
فان حیاتنا وموت جمیعنا ... بامر اله الخلق حقاً مقدر
نحن علی جهل بعقل دخظنا ... من العمر فی دار الفناء نعذر
اصاحر تری نورا یزیل عن العمی ... مقیتا منیر انسیرا یتنور
عن الاعین اللاتی حوامتلا لؤ ... نجوم اضاءت لا تغیب وتزهر
تقضی طریقاً مستقیما مسلکا ... الی ان دعواه هنا یختبر
وما یدعی من کون عیسی میتا ... یصدیه هذا الختال مفرد
فان الامین السید الهندی نجلهم ... بناه رفیعاً قوله ذاك اشهر
وما مات الامین سنین قلائل ... وعاش طویلا امره لا یستر
علی انه لتلالاء للورع ... بآیات صدق ان عیسی ه یقبر
فما النفع فی اثبات قبر لوعد ... ولتصویره الظل للناس فانها
باخبار من یدعی علیه بلا اثر ... احادیث جاءت من خرافة توثر

(باقی دارد)

فتاویٰ

س نمبر ۱۲۰: ایک شخص مریض ہوا۔ اُسنے حالت مرض مین اپنے ایک مکان کی نسبت وصیت کی۔ کہ اس مکان کے کرایہ کی آمدنی کہ ڈیڑھ سو روپیہ ۱۵۰ سال کی ہے۔ اپنی دو زوجہ اور ایک دختر کو چار چار ماہوار ملتا ہے باقی جو آمدنی بچے مرمت مکان اور ٹکس سرکاری مین خرچ کیا جاوے۔ لہذا ان سے جو بچے مصرف خیر مین صرف ہو۔ اگر کوئی ان تینون وارثون مین سے مرجاوے یا کوئی زوجہ نکاح کرلیوے۔ اوس کا حصہ بھی مصرف خیر مین صرف ہو۔ بعدہ وہ شخص اُسی مرض مین فوت ہوا۔ آیا یہ وصیت مرض موت سے مکان مذکورہ بالا مال وقف عند الشرع شریف ہو سکتا ہے یا نہین۔ بینوا توجروا + راقم نعمت اللہ از غنی نال

ج نمبر ۱۲۰: گو بظاہر لفظ وصیت کا بولتے ہین۔ مگر معلوم ہوتا ہے۔ کہ مراد اُسکی وقف ہے۔ پس اگر وقف ہی مراد ہے۔ تو فقہا کے محاورہ مین اسکو وقف علی الاولاد کہتے ہین۔ جائز ہے۔ اس صورت مین مکان کسی کی ملک نہ ہوگا۔ بلکہ اسکے کرایہ کی آمدنی سے سب کو حسب مراتب اور حسب مرضی واقف کے حصہ پہنچتا رہیگا اور جو شرائط واقف (مالک) نے لگائی ہین ملحوظ رہینگی (رد المحتار جلد سوم۔ کتاب الوقف)۔

س نمبر ۱۲۱: عمرو ایک سود خوار شخص ہے۔ اور ایک مسجد کا متولی ہے۔ کیا شرعاً عمرو متولی مسجد کا ہو سکتا ہے؟ (موتی رام)

ج نمبر ۱۲۱: متولی جبتک تولیت مین خیانت نہ کرے۔ یا مالک (واقف) کے خلاف منشا نہ کرے تولیت سے معزول نہ ہوگا۔ ہان اگر واقف نے شرط لگائی ہے۔ کہ میرے وقف کا متولی سود خوار نہو۔ تو معزول ہو جائیگا۔ نہین۔ تو نہین +

س نمبر ۱۲۲: زید نے ایک مسجد خاص اپنے روپیہ سے تعمیر کرائی اور زندگانی تک حق تولیت وغیرہ مسجد مذکور کا زید کے ہاتھ تہا۔ اور زید نے اپنی زندگانی مین ایک وقف نامہ بابت جائداد متعلقہ مسجد تحریر کردیا۔ اور دروازہ مسجد پر چسپان کرادیا کہ بعد میرے میری اولاد مین سے بیرا لڑکا تولیت کا حقدار ہو۔ زید مرگیا۔ جسکے نام حق تولیت کا تحریر تہا۔ وہ نابالغ تہا اوسکے ماموں نے دیگر ورثا کے ساتھ شامل ہوکر حق تولیت ایک انجمن اسلامیہ کے سپرد کردی۔ اور انجمن مذکور نے آجتک کوئی عملدرآمد بابت حق تولیت نہین کیا۔ اور مسجد پر قبضہ مفتی مشہر نے کرلیا۔ مفتی بھی گذر گیا اب مفتی کا بیٹا قابض ہے۔ اور زید کا لڑکا بھی بالغ ہوگیا ہے کیا حق تولیت شرعاً اوسکو مل سکتا ہے + (موتی رام از کوٹلی)

ج نمبر ۱۲۲: زید مرحوم چونکہ خود مالک اور واقف تہا۔ اور تولیت دراصل واقف ہی کی نیابت ہے۔ پس جسکو زید نے متولی کیا ہے۔ وہی متولی ہوگا بشرطیکہ اُس مین کوئی ایسا عیب نہو۔ جس سے وقف کو نقصان پہنچے۔ مثلاً وہ مسرف اور فضول خرچ ہو۔ جس سے گمان ہوتا ہو کہ جائداد متعلقہ مسجد یا اسکی آمدنی کو بے موقع صرف کردیگا۔ اگر ایسا ہے تو اوسکا کوئی حق تولیت نہین رہیگا۔

س نمبر ۱۲۳: ایک شخص مذہب چکڑالوی ہوکر مجھکو اور سب مسلمان اہل سنت وجماعت کو تنگ کرتا ہے اور دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین بہت خدشہ ڈال رہا ہے۔ اول سوال یہ ہے کہ السلام علیکم کی بابت کہتا ہے۔ سلام علیکم کہنا چاہئے۔ اور دوسرا سوال سنت والا نفل و وتر پڑھنے سے روکتا ہے یہ بھی نہیں چاہئے۔ اور تیسرا سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ اور التحیات اور درود و دعاء سے منع کرتا ہے۔ اور چہارم بسم اللہ اللہ اکبر کہکر ذبح کرنی منع کرتا ہے اور پنجم چھ کلمے سے منکر ہے۔ کہ قرآن مین نہین اور ششم حدیث رسول کا منکر ہے اور شفاعت رسول سے۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتا ہے کہ مثل چٹھی رسان کے ہے۔ شفاعت اور احکام نبوی سے منکر ہے +

ج نمبر ۱۲۳: سلام علیکم کہنا بھی جائز ہے۔ مگر السلام علیکم مین زیادہ فائدہ ہے۔ کیونکہ اس مین الف لام استغراق کا ہے۔ جسکے معنے ہین تمام قسم کی سلامتی تیرے ہو۔ مسائل مذکورہ سب احادیث سے ثابت ہین۔ مگر وہ حدیث سے منکر ہے۔ اسلئے ساری بحث تو یہ ہے۔ کہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ماننا چاہئے یا نہ۔ سو اسکی مفصل بحث ہمارے رسالہ حدیث نبوی اور رسالہ دلیل الفرقان مین ملیگی (جو معہ محصول ۲ ۔/ ہر دو نون پہنچ جائینگے) +

س نمبر ۱۲۴: خدا فرماتا ہے۔ جیسا کہ بہرے سننے سے قاصر ہین۔ مُردے بھی نہین سن سکتے۔ یعنے قوت سامعہ بہرون اور مردون میں نہیں اور کفار کو انہی بہرون سے تشبیہ دی ہے۔ سورہ نمل اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ اور سورہ فاطر وَمَا اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ۔ اس سے ثابت ہوا کہ مُردے آواز نہین سنتے۔ اور بی بی عائشہ رضی نے بھی سمع موتی کے قائل نہین تھے۔ جیسا کہ صحیح مسلم مین حدیث وارد ہے۔ اور بی بی عائشہ رض نے لا تسمع الموتیٰ کی آیت کو سمع موتیٰ کی نفی پر استدلال کیا ہے۔ ان تمام تین وجوہ سے ثابت ہوا کہ مردے سن نہین سکتے۔ اور نہ مردون مین قوت سامعہ ہے +

ahmadimuslim.de

گزارش اس امر مین ہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت زیارت قبور السلام علیکم یا اہل القبور۔ السلام علیکم یا اہل اللہ یار فرمایا۔ جس سے سمع موتی ثابت ہوتا ہے اور انہین احادیث سے اکثر لوگ بھی اولیاء اللہ وپیر وشہید کے قبروں پر جاکر بخطاب ہائے ندائی وسیلہ گردانتے ہین۔ لہذا آپ اس مسئلہ کے متعلق پوری پوری بحث کر کے جمیع اہل اسلام کو تشفی فرماوین۔ اور دیگر علماء اہلحدیث واحناف بھی تفصیلی دل سے اس مسئلہ مین اعتقاد رکھنے سے مستفیض فرماوین +

راقم منشی محمد حیات ۴۲ خریدار اہلحدیث

ج نمبر ۱۲۴ :- عدم سماع موتی کے متعلق اہلحدیث مین کئی ایک دفعہ بحث ہوگئی ہے۔ تفصیل اسکی مردہ کی تفصیل پر موقوف ہے مردہ سے مراد اگر وہ جسم ہے۔ جس سے روح الگ ہوگئی ہے یعنی جو قبر مین رکھا ہے۔ تو کچھ شک نہیں کہ عقل اور نقل کے نزدیک یہ بات بالبداہت ثابت ہے کہ وہ نہین سن سکتا۔ کیونکہ سننے اور دیکھنے کی قوت روح کے ماتحت ہے۔ پس جب روح ہی نہیں تو سننا اور دیکھنا کیسا؟ اسلئے فقہاء حنفیہ نے لکھا ہے کہ جو کوئی قسم کھائے کہ فلان شخص سے مین بات کرونگا۔ اگر وہ اس مردہ کی حالت مین کلام کرے تو قسم پوری نہ ہوگی (دیکھو فتح القدیر وغیرہ) کیونکہ اس مین شنوائی کی طاقت نہین اور اگر مردہ سے مراد وہ روح ہے۔ جو اس خاکی جسم کو چھوڑ کر اپنے روحانی مکان پر جہان کے وہ لائق ہے۔ جا پہونچی ہے۔ تو بیشک اس مین سننے کی قابلیت ہے اسی لئے قبرستان مین السلام علیکم کہنا سنت ہے۔ کیونکہ انکو بذریعہ ملائکہ کے سلام پہنچایا جاتا ہے۔ اور وہ جواب دیتے ہین۔ پس قابل غور یہ ہے کہ مردہ کس چیز کا نام ہے۔ کچھ شک نہیں کہ مردہ جسم ہی کو کہتے ہین قرآن مجید اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّ اِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ (یعنی اے نبی) تو بھی مردہ ہونیوالا ہے اور یہ لوگ بھی مردہ ہونے والے ہین۔ میت عربی اور مردہ فارسی اردو ایک ہے۔ پس اگر روح مردہ ہوتی تو نہ کفار کو مردہ کہا جاتا نہ کسی اور کو۔ کیونکہ روحین تو بحکم خداوندی حسب مراتب اعمال جزا وسزا پاتی رہتی ہین +

س نمبر ۱۲۵ :- ایک شخص ہے جسکا ۱۲۰۰ مہر پر عقد ہوا۔ اور وہ آدمی تو دو سو روپیہ بھی ادا کرنے کے لائق نہیں ہے۔ وہ شخص کس طرح مہر ادا کر سکتا ہے۔ وہ اپنی منکوحہ سے معاف کرا سکتا ہے یا کسی دوسری طرح سے ادا ہوگا۔ جواب بطور حدیث و قرآن سے ہو +

س نمبر ۱۲۶ :- روپیہ بنک یا ڈاکخانہ مین کس طرح رکھ سکتا ہے اور سود لینا دینا حرام ہے۔ پھر وہ سود لیگا۔ تو کیا کیا جائیگا۔ خریدار ۴۶۵

ج نمبر ۱۲۵ :- عورت سے درخواست معافی کی کرے۔ تو اسکو بہت ثواب ہے اور اس کا قرض اتر جائیگا۔ قرآن شریف مین ہے فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا۔ یعنی عورتین جو تمکو مہر مین سے معاف کرین۔ تو اسکو بخوشی خاطر کھاؤ اور قبول کرلو۔ اور اگر وہ معاف نہ کرے تو لاچار قرضدار ہے

ج نمبر ۱۲۶ :- مسلمانون پر سود لینا دینا حرام ہے۔ لیکن اگر بنک والے دیتے ہیں تو میرے خیال میں لیکر کسی غریب کی امداد مین دیدے تو شاید اس سے بہتر ہو۔ کہ بنک کیلئے چھوڑ دیوے۔ والعلم عند اللہ

س نمبر ۱۲۷ :- چہ فرمائند علماء دین اس مقدمہ مین۔ بعض بعض کتابون سے ثابت ہوتا ہے کہ بغیر ہندہ کا مہر ادا کئے ہوئے ہمبستری نہ کرنا چاہئے۔ زید تو بالکل غریب ہے مہر ادا کرنے کے لائق نہین کہ جلد مہر ادا کر دیوے۔ تو پھر کیا کرے ہمبستری کرے یا نہ۔ بینوا توجروا +

ج نمبر ۱۲۷ :- حدیث شریف سے اتنا ثابت ہوتا ہے۔ کہ ہمبستری سے پہلے دلھن کو کچھ دینا چاہئے۔ علماء نے کہا ہے کہ ایسا دینا مستحب ہے یہ نہیں۔ کہ حق مہر تمام ادا کئے بغیر قریب نہ جائے۔ اگر دونون راضی ہین تو بیشک ہمبستری کرے

س نمبر ۱۲۸ :- دولہا دلھن نابالغ ہین۔ اور نابالغی ہی مین شادی ہوئی مہر ہندہ کا دو لاکھ مقرر کیا جاتا ہے۔ مگر یاد نہیں کہ کتنا مہر قرار دیا گیا تھا۔ نہ ان باپ کو معلوم۔ نہ شریک برات والون کو معلوم ہے۔ تو کس صورت سے ادا کرے

س نمبر ۱۲۹ :- زید کہتا ہے کہ اگر ہندہ اپنی خوشی مہر معاف کردے۔ تو معاف ہو جائیگا اور عمرو کہتا ہے کہ اگر شوہر معاف کرا دے۔ جبھی معاف ہو سکتا ہے۔ تو کسکی بات سچی مانی جاوے

س نمبر ۱۳۰ :- زید نے تمام مسلمانون سے جو دین پر چلتے ہین اور جو نہیں۔ سلام و مصافحہ چھوڑ دیا۔ کسی معتبر حدیثون سے ثابت ہے۔ اہلحدیث والون سے سلام و مصافحہ چھوڑ دیو۔ بینوا توجروا +

ج نمبر ۱۲۸ :- جس قدر عورت کی برادری مین دستور ہو۔ اسقدر دیدے۔ اگر دستور مختلف ہو تو عورت کی کچھ بھی خبر دیو۔ اگر سب کچھ کا بھی حال معلوم نہین تو جو کچھ بھی چیز تہ جچنے پر میان بیوی راضی ہون۔ اسیقدر دیدیو۔ قرآن شریف مین ہے لا جناح علیکم فیما تراضیتم به من بعد الفریضة یعنی مہر کرنے کے بعد جو تم راضی ہو جاؤ۔ تمپر گناہ نہیں ہے

ج نمبر ۱۲۹ :- کسیطرح معاف کرو۔ کہنے سے یا خود کرے۔ مگر کرہ خوشی سے نہ جبر سے تو جائز ہے

ج نمبر ۱۳۰ :- حدیث شریف مین آیا ہے۔ مسلمان کو مسلمان پر چھ حقوق مین منجملہ یہ کہ

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

آریہ سماج گوجرانوالہ (پنجاب) کا سالانہ جلسہ ۲۷، ۲۸، ۲۹ فروری اور یکم مارچ کو ہے یہاں دونوں سب سماج نے ایک مذہبی کانفرنس کا اشتہار بھی دیا ہے جس میں ہندو مسلمان عیسائی آریہ عالموں کو بلایا ہے مضمون زیر بحث تین ہیں خدا۔ روح اور مادہ کی ماہیت، اعمال کا ثمرہ اور قبولیت توبہ۔ روح فاعل مختار ہے یا نہیں ہر ایک مقرر کو ۲۰-۲۰ منٹ تو تحریر سنانے کو اور ۹ منٹ تقریر کرنے غالباً مولوی ابوالوفا ثناء اللہ صاحب بھی شریک ہونگے۔

اس ہفتہ میں بھی امرتسر بلکہ کل پنجاب میں بارش کا سلسلہ برابر رہا ۱۹ کی شب کو سخت ژالہ باری ہوئی۔

مسٹر گوکھلے پنجاب کے دورہ میں لاہور سے فارغ ہو کر ۱۹ کو امرتسر آئے اور بابو گنیا لعل وکیل کے بنگلہ پر ٹھہرے انکا لیکچر ٹاؤن ہال میں ہوا۔

کرشن جی قادیانی کو الہام ہوا ہے۔ آسمان ٹوٹ پڑا سا را فرمایا کچھ معلوم نہیں کہ کیا ہونیوالا ہے (بدر ۱۴ فروری)۔ حاضر قدیم مطلب و ربطی شاعر۔

افسوس امرتسر کے ایک پرانے اہلحدیث طبیب حکیم یار محمد مرحوم ۱۸ فروری کو انتقال کر گئے۔ ناظرین سے جنازہ غائب کی درخواست ہے۔

کلکتہ میں افواہ ہے کہ یورپین تاجر اپنے ایجنٹوں کی معرفت زمینداروں کے پیشگی روپیہ دے رہے ہیں تاکہ چاول خرید کر آخر میں گران قیمت پر فروخت کریں۔

احتمال ہے کہ امیر صاحب یکم مارچ تک سرحد تک واپس چلے جاویں کیونکہ وہ گرمی کی شکایت ابھی سے کرنے لگ پڑے ہیں۔

ضلع بلیا میں طاعون کا بڑا زور شور ہے ۸۰۰ سو فی ہفتہ کل ضلع میں اموات ہوئی ہیں۔

مدراس میں مسٹر اپنی بسنٹ نے ایک عام جلسہ کے روبرو اخوت ادیان پر لیکچر دیا داخلہ کے ٹکٹ ایک روپیہ دیئے گئے تھے۔ آمدنی کرنیل الکاٹ کے مدارس کو دیگئی۔

امیر صاحب بمبئی میں ۱۲ ماہ حال کو ڈیڑھ بجے بعد دوپہر پہنچے اگرچہ امیر صاحب کی سپیشل کلیان جنکشن میں جو بمبئی سے ۳۰ میل کے قریب ہے ایک بجے بعد دوپہر کو پہنچ گئی تھی مگر وہ وہاں رکی رہی تاکہ بمبئی میں عین وقت مقررہ پر پہنچے اور استقبال پورے طور سے کیا جائے چنانچہ امیر صاحب کی اسپیشل بمبئی کے اسٹیشن وکٹوریہ ٹرمینس پر ٹھیک وقت پر پہنچی گورنر بمبئی معہ اپنے اسٹاف اور کل اعلیٰ بحری اور فوجی اور سول حکام کے اسٹیشن پر استقبال کیلئے موجود تھے حسب ضابطہ رسم تعارف ادا ہونیکے بعد جلوس بنایا گیا اور اسٹیشن سے روانگی کی فوراً تیاری ہوئی اسٹیشن کے باہر ہزار ہا مخلوق جس میں زیادہ تر مسلمان تھے امیر صاحب کے دیکھنے کے شوق میں صبح سے منتظر کھڑی تھی جب امیر صاحب اپنے قیام گاہ پر پہنچے تو گارڈ آف آنر نے سلامی دی۔ بینڈ باجہ نے افغانی راگ گایا۔ بازار اور سڑکیں جھنڈیوں وغیرہ سے بڑی مزین ہو رہی تھیں راستہ پر پولیس کے سپاہی دو طرفہ موجود تھے۔ گورنر بمبئی امیر صاحب کو انکی فرودگاہ پر پہنچا کر گورنمنٹ ہاؤس میں چلے آئے کچھ عرصہ کے بعد امیر صاحب نے گورنمنٹ ہاؤس میں جا کر لارڈ لیمنگٹن سے حسب ضابطہ ملاقات کی۔ واپس جانے کے لئے ہز میجسٹی امیر صاحب کا جام صحت نوش کریں۔

امیر صاحب کی جوابی تقریر امیر صاحب نے گورنر بمبئی کی تقریر کا جواب فارسی میں دیا۔ ایک ترجمان شاہی تقریر کا ترجمہ انگریزی میں حاضرین کو سناتا جاتا تھا امیر صاحب نے یہ تقریر نہایت صاف اور بلند آواز سے فرمائی وہ تقریر یہ ہے کہ:-

"میں یہ نہیں کہونگا کہ میں ہندوستان کی سیر کو آیا بلکہ میں یہ کہونگا کہ میں یہاں اپنے دوستوں کے ملک میں آیا ہوں۔ میرے یہاں آنے سے پہلے ہماری اور گورنمنٹ آف انڈیا کی دوستی کا پودہ اب بڑھ کر بہت بڑا درخت ہوگیا ہے۔ اس درخت کے سایہ میں میں اپنے دوستوں کے ساتھ بیٹھ کر اس کے شیریں پھل کھا رہا ہوں ہندوستان میں میں نے نہایت خلیق اور اچھے سچے دوست پائے کہ جن کی شفقت اور توجہ کا شکریہ ادا کرنے کیلئے مجھ کو کافی الفاظ نہیں ملتے ہندوستان کی مختلف قابل دید جگہیں چیزیں اور صنعت و حرفت کو دیکھ کر مجھ پر بڑا اثر ہوا۔ میں نے بڑا تجربہ حاصل کیا مجھکو امید ہے کہ آئندہ اس تجربہ سے میں اپنے ملک کو فائدہ پہنچاؤنگا گورنمنٹ افغانستان گورنمنٹ آف انڈیا کی نہایت مخلص دوست رہیگی افغان اور انگریز ہمیشہ وفادار دوست رہینگے۔" اس کے بعد ہز میجسٹی نے گورنر بمبئی کی صحت کا جام نوش کیا۔

طاعون ہفتہ مختتمہ ۹ ماہ حال میں طاعون سے کل ہندوستان میں ۲۰۷۰۶ موتیں ہوئیں انمیں سے پنجاب میں ۷۰۸۹ موتیں ہوئیں۔

لاہور کے انگریزی اخبار پنجابی پر گورنمنٹ نے ڈپٹی کمشنر لاہور کی عدالت میں مقدمہ دائر کر رکھا تھا گذشتہ جمعہ کو یہ مقدمہ فیصل ہوگیا شہادت کی سماعت کے بعد ڈپٹی کمشنر نے مالک اخبار لالہ جسونت رائے کو دو سال قید بامشقت اور ایک ہزار [illegible] جرمانہ کی سزا دی اگر جرمانہ ادا نہ ہو تو چھ مہینے اور قید بامشقت۔ ایڈیٹر اخبار مسٹر اٹھاولی کو جو قوم سے دکھنی پنڈت یا مرہٹہ ہیں چھ مہینے قید بامشقت اور ۲۰۰ [illegible]

فراغ دل - بیاہ و شادی کے متعلق اس میں نظر ری نشیب و فراز معلوم ہو سکتے ہیں قیمت ۔ رسم محصول ڈاک علم الدین تاجر کتب ایڈیٹر اہلحدیث امرتسر

ahmadimuslim.de

نوٹس

آج تک یہ عام شکایت ہے کہ خاندانی تعلیم یافتہ نوجوان سوداگری کا روزگار حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور کوئی شک نہیں یہ شکایت ایک حد تک درست ہی ہے مگر ہم نے نوجوانوں کے لئے زندہ مثال قائم کرنے کو خاص شہر لاہور ڈبی بازار میں ایک دکان نہایت اعلیٰ پیمانہ پر جاری کی ہے اس دوکان میں ہر قسم کا لباس مال جیسے ہر قسم کی سیاہی۔ چاقو۔ قلم۔ قینچیاں۔ پنسلیں۔ بنیان۔ آئینے۔ مرہم۔ تبیان۔ سوتی اونی ریشمی جرابیں۔ قفل۔ عطر۔ سبیر۔ ہر قسم تولیئے۔ بٹن۔ لیمپ۔ ہر قسم کی چھتریاں جیسے ریفیلے۔ رنگین فیتے۔ ولائتی گلوبند۔ ہر قسم گرم و سرد۔ لوری۔ صابون پوڈر۔ لیونڈر وغیرہ وغیرہ مقابلہ بازار کفایت اور بارعایت ملتے ہیں ہمارے لاہور میں پہلی دوکان ہے جو راست بازی کے اصول پر قائم ہوئی ہے جو صاحب لاہور تشریف لائیں وہ بچشم خود ہمارے قول کی تصدیق کر سکتے ہیں وہ صاحب جو کسی طرح لاہور نہیں آ سکتے وہ ہماری دوکان سے مال منگوا کر دیکھ لیں کوئی وجہ نہیں کہ کوئی صاحب ہماری دوکان کے مستقل گاہک نہ بن جائیں

نوٹ: ہمارے ہاں جرابیں تیار کی جاتی ہیں جو نفاست اور پائداری میں اعلیٰ درجہ کی ہیں۔ سوتی جراب ۳/ سے فی درجن اور اونی ریشمی ۵/ سے فی درجن۔ ٹوپی ہر قسم قیمت ۱۲/ ۱۴/ ۱۶/ روپیہ فی درجن تک مل سکتی ہیں

المشتہر
شیخ نظیر حسین سوداگر ڈبی بازار لاہور (پنجاب)

خدمت

تحریر کر سکتے ہیں تنخواہ بیس روپیہ۔

جواب کے لئے دو پیسہ کا ٹکٹ لگا کر درخواستیں آنی چاہئیں

المشتہر
مینیجر شفاخانہ شاہی چونی منڈی لاہور

تیر بہدف دوائیں

برقی سٹ اس بکس میں تین شیشیاں ہیں۔ ایک شیشی برقی روغن کی ہے جسکے استعمال سے صرف بارہ گھنٹے کے اندر نامردی کی سستی رگوں کا پانی خارج ہو جاتا ہے اور ایک شیشی روغن طلا کی ہے جسکی مالش سے عضو مخصوص میں سطبری پیدا ہو جاتی ہے۔ اور خون کا دورہ ہو کر مرض کا ہمیشہ کے لئے قلع قمع ہو جاتا ہے۔ اور ایک شیشی خوراکیہ دوائی کی ہے جس سے اندرونی کمزوری کا ازالہ ہو کر بدن میں خون بڑھتا اور طاقت پیدا ہو جاتی ہے۔ قیمت معہ محصولڈاک (عہ)

گولڈن پلز یہ گولیاں اعلیٰ درجہ کی مقوی قیمتی ہیں جو فولاد چاندی سونا وغیرہ جیسے مقوی اور خون افزا اجزا سے بڑی محنت سے تیار کی جاتی ہیں۔ جو صاحب جوان جیسے منحوس مرض میں مبتلا ہو کر یا کسی اور وجہ سے کمزور ہو گئے ہوں یا کمی باہ کے شاکی ہوں ان گولیوں کو ضرور استعمال کریں قیمت عہ

موسیائی ابتدائی سل۔ دق۔ دمہ۔ ہر قسم کی کمزوری۔ درد کمر جریان وغیرہ کے دفعیہ اور قوت باہ کے پیدا کرنے کے لئے اکسیر اعظم ہے جو صاحب جوش جوانی یا بچپن میں جوہر انسانی کو ضائع کر کے پچھتاتے ہوں ان کیلئے بے نظیر دوائی ہے۔ چونکہ ہی جاری کہاں ہو درد کا فور ہو جاتا ہے اور مباشرت کے بعد بقدر سوئی کھا لینے سے پہلی طاقت بحال ہو جاتی ہے اعلیٰ درجہ کی مولد خون ہے۔ بوڑھوں کیلئے عصا پیری نوجوانوں کی پشتی سولس بچوں کی محافظ اور رفیق ہے۔ قیمت فی چھٹانک ... علاوہ محصول

معجون مقوی دماغ ضعف دماغ۔ نزلہ۔ زکام وغیرہ کو دور کر کے بینائی کو مضبوط کرتی ہے۔ محافظ بصارت ہے قیمت ... علاوہ محصول

جوہر عشبہ مصفی خون یہ ایک مسلم امر ہے کہ خون کی صفائی پر ہی صحت کا مدار ہے۔ خون کا گندہ ہونا ایسی ایسی مہلک بیماریاں پیدا کرتا ہے کہ جن کے نام سے بدن کانپ جاتا ہے۔ آتشک۔ کنٹھ پھنسی پھوڑے۔ بھگندر۔ جریان وغیرہ وغیرہ خون کی خرابی کو ظاہر کرتے ہیں۔ اس مہلک خرابی کو دور کرنے کے لئے جوہر عشبہ سے بہتر کوئی چیز نہیں قیمت عہ علاوہ محصول

نوٹ: علاوہ ازیں ہر ایک مرض کی دوا ہم سے مل سکتی ہے آرڈر دیتے وقت مفصل کیفیت لکھنی چاہئے تاکہ دوائی مرض کی حالت کے موافق بھیجی جاوے

المشتہر پروپرائٹر دی میڈیسن ایجنسی کڑہ قلعہ امرتسر

حسب فرمائش ابو الوفا مولوی ثناء اللہ صاحب (مولوی فاضل) مطبع اہلحدیث امرتسر میں چھپا